شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہؒ اور علوم شریعت کی تجدید

تحریر: عبدالرشید عراقی

امام ابن تیمیہؒ کی جامع الصفات شخصیت بلاشبہ ملت اسلامیہ کے لئے سرمایۂ صد افتخار ہے ڈاکٹر غلام جیلانی برق مرحوم نے لکھا ہے۔ کہ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اسلامی تعلیمات کو خالص کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی بنیاد پر پیش کیا وہ تمام آلودگیاں جو یونانی افکار وخیالات کے زیر اثر اسلامی تعلیمات میں راہ پا رہی تھیں یا عجمی مذہب کی حامل وہ صوفیانہ تعبیرات جو نیکی اور تقدس کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھیں امام صاحب نے ان سب کی تردید کی اور ان کی حقیقت کو بے نقاب کیا۔ (امام ابن تیمیہ ص ۴)

علامہ شبلی نعمانی نے لکھا ہے کہ مجدد کی اصلی خصوصیتیں جس قدر علامہ ابن تیمیہ کی ذات میں پائی جاتی تھیں اس کی نظیر بہت کم مل سکتی ہے۔ (مقالات شبلی)

امام شاہ ولی اللہ دہلوی امام ابن تیمیہؒ کے بارے میں ایک خط میں لکھتے ہیں کہ

ہم نے ان (ابن تیمیہؒ) کے حالات کی خوب تحقیق کی ہے وہ قرآن مجید کے عالم حدیث رسول ﷺ کے حافظ دونوں کے لغوی و شرعی معانی کے ماہر آثار سلف کے عارف اور نحو و لغت کے استاد تھے۔ حنبلی مذہب کے اصولاً فروعاً تنقیح کنندہ محقق، ذہانت میں یکتا، اہل سنت کی طرف سے دفاع کرنے میں تیز طرار، اور فصیح وبلیغ (عمل میں) فسق اور (عقیدہ میں) بدعت کی ان میں کوئی بات نہ تھی۔ چند ایک مسئلوں میں خواہ مخواہ ان پر سختی کی گئی۔ حالانکہ ان میں کوئی مسئلہ ایسا نہیں جن میں ان کے پاس قرآن وحدیث اور آثار سلف سے دلیل نہ ہو، (مکتوبات شاہ ولی اللہ ص ۲۷)

امام ابن تیمیہ ایک پرجوش عالم تھے وہ ابتداء ہی سے کتاب وسنت کی روشنی میں اشاعت اسلام میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کیا کرتے تھے ان کی نظر کے سامنے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد مبارک تھا۔

"من رای منکم منکرا فلمیغیره بیده فان لم یستطع فبلسانه فان لم یستطع فبقلبه و ذلک اضعف الایمان (صحیح مسلم)

تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو چاہئے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے۔ اگر اسکی استطاعت نہ ہو، تو زبان سے کام لے پھر بھی اگر اتنی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں برا سمجھے۔ یہ ایمان کا کمزور درجہ ہے۔

ذاتی اوصاف اور اخلاق وعادات:۔

امام ابن تیمیہ" کی زندگی اسوہ رسول ؐ کا ایک روشن ترین نمونہ تھی وہ اپنے ہر عمل میں کتاب وسنت کو پیش نظر رکھتے تھے شب وروز عبادت میں مشغول رہتے بچپن سے مطالعہ کا شوق تھا حق گوئی ان کا ممتاز ترین وصف تھا اور علم وقلم کے ساتھ صاحب سیف بھی تھے اس کے ساتھ منکسرالمزاج، زہد واتقاء میں بے مثال، ایثار وسخاوت میں لاثانی، عفو ودرگزر میں بہت اونچے، تواضع وفروتنی میں یکتا اور استغناء میں اپنی مثال نہیں رکھتے تھے۔

امام ابن تیمیہ" سرعت تصنیف میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے مولانا محمد یوسف کوکن مرحوم نے لکھا ہے کہ بسا اوقات ایک ایک دن میں پوری پوری جلد لکھوا ڈالتے تھے۔ رسالہ حمویہ ظہر اور عصر کے مابین ایک ہی نشست میں لکھ دیا تھا۔ (امام ابن تیمیہ)

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی نے حیات شیخ الاسلام ابن تیمیہ" میں امام وصاحب کی مکمل فہرست تصنیفات فن کے لحاظ سے جمع کی ہے جن کی مجموعی تعداد ۵۹۱ ہے (حیات شیخ الاسلام ابن تیمیہ ص ۷۹۸ ت ۷۳۴)

علوم شریعت کی تجدید:- امام ابن تیمیہؒ کا سب سے بڑا علمی کارنامہ علوم شریعت کی تجدید ہے۔ آپ جس عہد میں پیدا ہوئے اس وقت علوم اسلامیہ بڑی وسعت اختیار کرچکے تھے خصوصیت کے ساتھ تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، میں ہرموضوع پر وسیع کتب خانہ مرتب ہوچکا تھا امام ابن تیمیہ نے اپنے خداداد حافظہ سے پوری علوم اسلامیہ پر عبور حاصل کیا اور اس کو فکری طور پر ہضم کیا اور اس سے اپنی تصنیفات میں پورا فائدہ اٹھایا۔

امام ابن تیمیہ نے تفسیر قرآن کو اپنے فکر کا خاص موضوع بنایا یہ ذوق ان پر اس قدر غالب تھا کہ ان کی کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں قرآن مجید کی تفسیر کا مواد یہ ہو، اور آیات قرآن سے استدلال اور ان کی شرح وتفسیر نہ ہو، تفسیر سے ان کا تعلق اس میں ان کا اشتغال وانہماک ان کی زندگی میں بھی معروف تھا یہ ان کا ایسا امتیازی نشان سمجھا جاتا ہے کہ ان کی نماز جنازہ کا اعلان اسی عنوان سے ہوا۔

"الصلوۃ علی ترجمان القرآن"

امام صاحب نے اصول تفسیر پر ایک رسالہ بھی قلمبند فرمایا علمائے کرام نے لکھا ہے کہ امام ابن تیمیہؒ پہلے شخص تھے جنہوں نے اصول تفسیر پر رسالہ تصنیف کیا۔

امام ابن تیمیہ نے حدیث اور شرح حدیث پر کوئی مستقل کتاب تصنیف نہیں کی۔ اور حدیث کا فن ساتویں اور آٹھویں صدی ہجری میں جس وسعت اور کمال کو پہنچ چکا تھا اور اس کے بعد یہ کام ایسا ضروری بھی نہیں رہ گیا تھا۔ تاہم امام ابن تیمیہؒ کی تصانیف میں اصول حدیث، اسماء الرجال، جرح وتعدیل نقد حدیث اور فقہ حدیث پر بہت مواد ملتا ہے اگر اس مواد کو علیحدہ جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوسکتی ہے۔ اصول فقہ ان کا پسندیدہ اور ذوقی موضوع تھا جس میں ان کو ملکہ راسخ حاصل تھا۔ اور اس میں وہ مجتہدانہ شان رکھتے تھے۔ ان کی کوئی تصنیف ان اصولی مباحث سے خالی نہیں۔

علم کلام میں امام ابن تیمیہؒ تبحر علمی رکھتے تھے ان کی جو تصنیفات اس موضوع سے تعلق رکھتی ہیں ان کے مطالعہ سے ان کے اعلیٰ خیالات قوت استدلال حمیت دینی اور ان

کے وسعت علم اور ذہانت کا پتہ چلتا ہے۔

فقہ امام ابن تیمیہؒ کے زمانہ میں اتنی مدون ہو چکی تھی کہ اس میں نیا اضافہ بہت مشکل تھا تاہم امام صاحب نے اس کی طرف توجہ خاص کی آپ نے بکثرت مسائل و احکام پر مجتہدانہ نظر ڈالی فقہ وحدیث میں تطبیق کی کوشش کی نئے پیش آنے والے مسائل کے لئے اجتہاد واستنباط سے کام لیا چنانچہ آپ نے اپنے فتاویٰ واجتہادات کا ایک بڑا ذخیرہ چھوڑا۔

اس عظیم علمی کارنامہ کے ساتھ جس میں وسعت بھی تھی امام ابن تیمیہؒ نے علوم شریعت کی تجدید کی اور فکر اسلامی پر جو جمود واضمحلال طاری ہونے لگا تھا اس کو دور کیا امام صاحب نے تصنیفات کا ایک علمی ذخیرہ چھوڑا ہے جس کے مطالعہ سے ذہن میں وسعت طبیعت میں جولانی اور فکر میں تحریک ونشاط پیدا ہوتا ہے۔ بلاشبہ امام ابن تیمیہ کا شمار علوم وافکار اسلامیہ کے مجددین میں ہوتا ہے۔

امام ابن تیمیہؒ کا ایک مستقل تجدیدی کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے فکر اسلامی کا احیاء کیا اور اس سلسلہ میں ان کی ساری زندگی یہ کوشش رہی کہ عقائد کا ماخذ وحی نبوت اور کتاب وسنت کو بنایا جائے۔ اس طرح انہوں نے فکر اسلامی کو طاقت و تازگی بخشی، جو فلسفہ علم وکلام اور عجمی روح سے بہت کچھ مجروح و مضمحل ہو گئی تھی۔

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ چوتھی صدی ہجری سے پہلے تقلید شخصی کا رواج نہیں تھا۔ لوگ کسی ایک عالم کی تقلید یا کسی ایک مذہب کا تعین اور التزام کئے بغیر عمل کرتے تھے اور کسی ایک مذہب کی تقلید خالص اور اس کے اصول وطریق پر فقہ حاصل کرنے اور فتویٰ دینے کا دستور عام نہیں تھا۔

جہاں تک امام ابن تیمیہؒ کے عمل کا تعلق ہے انہوں نے بیشتر مسائل میں امام احمد بن حنبلؒ (م ۲۴۱ھ) کے مذہب واصول پر فتویٰ دیا ہے اکثر مسائل میں ان کی رائے اور فتویٰ آئمہ اربعہ یا ائمہ ہدیٰ میں سے کسی نہ کسی امام کے جاتہاد اور فتویٰ کے مطابق ہے اور بعض مسائل میں انہوں نے اجتہاد سے کام لیا ہے اور کتاب وسنت اور اجماع وقیاس کی

روشنی میں انہوں نے فتویٰ دیا ہے ان سب صورتوں کا موازنہ کرتے ہوئے ان کے متعلق صحیح یہ ہے کہ وہ مذہب حنبلی کے مجتہد منتسب تھے۔

امام ابن تیمیہ کے اس تجدیدی کارنامے پر مفکر اسلام مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب نے بہت عمدہ تبصرہ کیا ہے لکھتے ہیں کہ

"امام ابن تیمیہ" کا یہ تجدیدی کارنامہ ہے کہ انہوں نے جس طرح کتاب وسنت کو عقائد کا ماخذ بنانے کی پرزور دعوت دی۔ اور خود کامیابی کے ساتھ اس پر عمل کیا۔ اسی طرح کتاب وسنت کو فقاہت واحکام کا ماخذ بنانے اور ان کو حق کا معیار قرار دینے کی دعوت دی اور اپنے زمانہ میں اس پر عمل کرکے دکھایا اور "فان تنازعتم فی شی فردوہ الی اللہ والرسول" پر عمل کا نمونہ پیش کیا۔ ان کی دعوت نے ان فقہی دائروں اور امت کے علمی حلقوں میں جن میں عرصہ سے نئے غوروفکر اور احکام ومسائل کے کتاب وسنت سے مقابلہ کرنے کا کام بند ہوگیا تھا اور اجتہاد واستنباط کا سلسلہ عرصہ سے مسدود تھا نئی علمی وفکری حرکت اور براہ راست کتاب وسنت کی طرف رجوع کی تحریک پیدا ہوئی اسی طرح سے انہوں نے اس صحیح اسلامی فکر کا احیاء کیا جو قرون اولیٰ میں پائی جاتی تھی اور مسلمانوں کی زندگی کی بنیاد تھی اور وہ اپنے ان تمام علمی وعملی کارناموں کی بنا پر تاریخ اسلام کی ان چیدہ شخصیتوں میں سے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے اس دین کی تجدید اور احیاء کا کام لیا۔ "ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم" (تاریخ دعوت وعزیمت ج ۲ ص ۳۷۵، ۳۷۶)

شرک وبدعت کے ازالہ کیلئے امام ابن تیمیہ کی مساعی:۔

امام ابن تیمیہ کے وقت تاتاریوں نے بہت شورش برپا کر رکھی تھی ان کے خلاف امام صاحب نے جہاد کیا اور ان سے جہاد میں کامیابی کے بعد ابن تیمیہ" نے پوری سرگرمی کے ساتھ درس وتدریس اشاعت سنت اور رد بدعت کا کام شروع کردیا۔ اور شرک

وبدعت کے خلاف جہاد میں مشغول ہوگئے۔ حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں امام صاحب کے حالات میں ان کے شرکت وبدعت کے خلاف سعی وکوشش کا تفصیل سے تذکرہ کیا امام صاحب کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد یہ تھاکہ شرک وبدعت کا قلع قمع کیا جائے اور اس کی جگہ کتاب وسنت کا بول بالا ہو۔ چنانچہ امام صاحب نے لوگوں میں جو شرکیہ عقائد رواج پاگئے تھے ان کی تحریری وتقریری تردید کی۔ یہودیت ونصرانیت کے اختلاط سے بہت سے اعمال ایسے رواج پذیر ہوگئے تھے جن کا شریعت اسلامیہ میں کوئی ثبوت نہ تھا امام ابن تیمیہ نے ان سب اعمال کی تردید کی اور کتاب وسنت کی روشنی میں واضح کیا کہ صحیح اعمال کس طرح کرنے چاہئیں اس کے ساتھ امام صاحب نے شیعہ عقائد کی بھی صحیح حقیقت واضح کی۔ اور صوفیہ پر بھی تنقید کی۔ اور کتاب وسنت' فقہ اسلامی کی روشنی میں صاف تردید کی۔ امام صاحب کی اس جدوجہد سے نام نہاد صوفیہ کے اندر ایک کھلبلی مچ گئی اور انہوں نے امام ابن تیمیہ کے قرآن مجید اور سنت رسول ﷺ کے کھلے ہوئے دلائل۔ کا کوئی جواب نہ دیا اور وہ امام صاحب کی تحریروں اور تقریروں کی غیر معمولی قوت محسوس کر رہے تھے اور بالآخر انہیں امام صاحب کی علمی جلالت کا اعتراف کرنا پڑا۔

بقیہ طلباء جامعہ

اہل حدیث کی سیاست اور منہج اسلامی تعلیمات سے وابستہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندوں کا گروہ ہے جو آپ ﷺ کے فرمان کے مقابلہ میں کسی دوسرے کی بات کو اہمیت نہیں دیتا۔ قبل ازیں جب مرکزی ناظم اعلیٰ پنڈال میں پہنچے تو مرد مومن مرد حق فضل حق فضل حق مرکزی جمعیت اہل حدیث زندہ باد سرفروش سرفروش یوتھ فورس یوتھ فورس کے زبردست نعروں سے ان کا استقبال کیا گیا۔ مقررین میں رانا محمد شفیق خان پسروری' غازی عبدالباسط' مولانا محمد یوسف انور' مولانا منظور احمد کے نام شامل ہیں۔ جبکہ چودھری عبداللطیف' پروفیسر یٰسین ظفر' مولانا محمد طیب معاذ' مولانا عبدالرحمٰن سلفی' رانا محمد شفیق' قاری محمد حنیف بھٹی مہر محمد ادریس' حاجی محمد صدیق مولانا سلیم الرحمٰن بھی اس موقعہ پر موجود تھے مزید براں کانفرنس کی تاریخی کامیابی میں اگر ڈاکٹر عبدالرشید' حافظ فلک شیر' میاں محمد فاروق اور محمد ارشد قصوری کا نام نہ آئے تو یہ رپورٹ ادھوری رہ جائے گی۔